کی کہ فقہ حنفی قرآن و سنت کے مقابلہ میں ایک الگ شریعت ہے اور اس کے واضع اول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ گویا علم حدیث سے ناواقف اور عربیت سے کورے تھے۔ یہ طرز عمل' ظاہر ہے' ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے' جن کی اکثریت فقہ حنفی پر عامل تھی' ایک نہایت تکلیف دہ طرز عمل تھا۔ چنانچہ علمی سطح پر امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی ذات گرامی کے حوالہ سے بحث و تحقیق کا ایک نیا محاذ کھل گیا۔

ہمارے نزدیک اہل علم کے لیے دلائل کے ساتھ کسی بھی رائے سے اختلاف کا راستہ کھلا ہے' لیکن جن لوگوں نے دین کی تحقیق اور تشریح میں واقعتاً گراں قدر خدمات انجام دی ہیں' ان کی خدمات کے اعتراف اور ان سے استفادہ کرنے سے گریز کی راہ' بہرحال' اہل علم کے شایان شان نہیں ہے' اس لیے امام اعظم رحمہ اللہ اور ان کے فقہی اجتہادات کے بارے میں جو لوگ بلاوجہ تعصب اور تنگ نظری کا شکار ہیں' ان سے ہماری گزارش ہے کہ اپنے طرز عمل پر نظرثانی کریں اور فقہ و حدیث کے اس عظیم المرتبت امام کو اس کا صحیح مقام دینے میں تعصب سے کام نہ لیں۔

زیر نظر کتاب میں امام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت کے انہی پہلوؤں کو موزوں ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کتاب میں امام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے حالات زندگی' علم و فضل اور تقویٰ و دیانت کے بارے میں مستند معلومات درج ہیں اور اہل حدیث اور فقہا کے تعریفی اقوال کے علاوہ فقہ حنفی اور امام صاحبؒ کے شاگردوں کے بارے میں بھی قیمتی معلومات کو جمع کیا گیا ہے۔ امام صاحب کی شخصیت سے درست واقفیت کے لیے اس کتاب کا مطالعہ مفید ہے۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام

مولف: مولانا احمد سعید دہلویؒ' صفحات: ۱۶' ناشر: ادارہ جمیلہ' سلامت پورہ' رائے ونڈ' لاہور۔

ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنے میں جہاں اللہ تعالیٰ کی

توفیق اور عنایت کا محتاج ہے' وہاں اللہ کے بھیجے ہوئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ممنون احسان ہوتا ہے کہ اللہ کی بھیجی ہوئی ہدایت اس تک اللہ کے رسولؐ ہی کے واسطے سے پہنچی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور شکر گزاری کے ساتھ ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت کا اظہار اور اللہ کے ہاں ان کی بلندی درجات کی دعا بھی ایک مسلمان کے لیے بالکل فطری امر ہے۔ اس کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجا جائے۔ اس حکم کی تشریح میں خود آنحضرتؐ نے مختلف صحابہ کو درود کے مختلف الفاظ یاد کرائے اور دورد پڑھنے کے مختلف مواقع بھی بتائے۔ درود سے متعلق علمی مباحث (فضائل و احکام وغیرہ) پر علما نے مستقل تصانیف بھی لکھی ہیں۔ اس سلسلہ میں حافظ سخاویؒ کی "القول البدیع" علامہ ابن القیمؒ کی "جلاء الافہام" اور خاص فضائل کے موضوع پر شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ کی "فضائل درود شریف" اہل علم میں متداول ہیں۔

زیر نظر مختصر رسالہ میں درود شریف کے ۶۸ فضائل اور درود پڑھنے کے ۴۵ مواقع احادیث اور اہل علم کی کتابوں سے تتبع کر کے جمع کیے گئے ہیں۔ کتابوں کے حوالہ جات اور احادیث کی صحت و سقم بیان کرنے کا اہتمام بالکل نہیں کیا گیا۔ فضائل کی روایات کا عمومی حال معلوم ہی ہے اور اس رسالہ میں تو اصول شرعی کے مناقض بعض روایات بھی درج ہیں' مثلاً صفحہ ۱۰' ۱۱ پر یہ روایت ہے: "جو شخص درود شریف بکثرت پڑھتا رہتا ہے' اس سے اگر بعض فرائض میں بھی کوتاہی ہو جائے تو باز پرس نہ ہوگی"۔

ہمارے نزدیک صحیح طریقہ یہ ہے کہ عوام الناس کے سامنے صرف صحیح اور مستند روایات بیان کی جائیں اور اگر کہیں ضعیف روایت بیان کی جائے تو اس کے ضعف کی نشاندہی بھی کی جائے تاکہ عوام کو اہل بدع وہوی کے پھیلائے ہوئے اناپ شناپ روایات کے جال سے نکالا جاسکے۔

رسالہ سفید کاغذ پر کمپیوٹر کمپوزنگ اور عمدہ طباعت کے ساتھ چھپا ہے اور ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت منگوایا جاسکتا ہے۔